© rasailojaraid.com

ایڈز کی روک تھام اور اس سے متاثرہ افراد کے لئے سماجی رویوں کا تعین

ڈاکٹر محمد شاہد☆

تلخیص:

ایڈز بلاشبہ ایک لاعلاج مرض ہے یہ وہ بیماری ہے جسے انسان کے اپنے گناہوں کا ثمر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ زیر نظر مقالہ میں ''ایڈز'' سے آگہی کو قرآن حکیم کی روشنی میں عام کرنے اور اس سے بچاؤ کی تدابیر پیش کی گئی ہیں۔ تاکہ تمام لوگ اس کے مضمرات سے آگاہ ہوں۔ خشیت الٰہی سے ان کا دل معمور ہو تاکہ وہ خود کو ہر قسم کی بے راہ روی سے بچا سکیں۔

موجودہ تیز ترین سائنسی دور میں طبی و سائنسی علم اور ٹیکنالوجی نے حیرت انگیز ترقی کی ہے اور بہت سی لاعلاج بیماریوں کا علاج دریافت کر کے ان بیماریوں پر قابو پایا ہے۔ لیکن یہی سائنسی و طبی محققین ایڈز جیسی مہلک بیماری کا علاج دریافت کرنے میں ابھی تک ناکام ہیں۔ باوجود اس کے کہ دنیا بھر میں ایڈز کو وہ واحد بیماری قرار دیا جاتا ہے جس پر موجودہ دور میں سب سے زیادہ تحقیقات ہو رہی ہیں، حقیقتاً اس بیماری کی دریافت بھی ایک تحقیق کا ہی نتیجہ ہے بنی نوع انسان ان تحقیقات کے نتائج کی منتظر ہے کہ کب یہ تحقیقات کوئی نیا رخ اختیار کرتی ہیں اور کب اس بیماری سے تدارک اور سباب کو دریافت کرتی ہیں۔

ایڈز کی دریافت ۱۹۸۱ء سے پہلے کی ہے۔ یہ ۱۹۷۶ء کی بات ہے کہ ایک امریکن ادارے CDC کا ایک محقق افریقہ کے جنگلوں میں ایک ایسے وائرس کی دریافت کے لئے تحقیق کر رہا تھا کہ جس کے نتیجے میں وہاں کے لوگ جل جل کر مر رہے تھے۔ ان کے جسم کے مختلف اعضاء جھڑ جھڑ کر گر جاتے تھے اس محقق نے اس بیماری کا وائرس جس کا نام ایبولا تھا دریافت کیا اور ابتداء ہی میں اس بیماری پر قابو پا کر ہمیشہ کے لئے اس کا تدارک کر دیا گیا۔

☆ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ سماجی بہبود، جامعہ کراچی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چار سال بعد اسی محقق نے ایک اور نا قابل شناخت بیماری کا وائرس دریافت کیا جسے HIV کا نام دیا گیا۔ یہی وائرس ایڈز کی بیماری کا سبب بنتا ہے۔لیکن اس وائرس کے بارے میں پتہ اس وقت چلا تھا کہ جب یہ بیماری کافی حد تک پھیل چکی تھی۔ یہ وائرس کس طرح وجود میں آیا اس کے بارے میں حتمی طور پر ابھی تک کچھ نہیں بتایا جاسکا ہے تاہم کہا یہ جاتا ہے کہ افریقہ میں HIV نام کا یہ وائرس سب سے پہلے Champanzic میں پایا گیا تھا اس بارے میں طبی ماہرین کا یہ مفروضہ ہے کہ اس وائرس یعنی HIV نے انسان کو متاثر کیا۔

تاہم ایڈز کے پہلے مریض کی دریافت ۱۹۸۱ء میں لاس اینجلس کے انسانی جسم کے دفاعی نظام کے ماہر (Immunologist) مائیکل کوٹی لیب کے ہاتھوں ہوئی (مڈویک میگزین، روزنامہ جنگ، ۸ جنوری ۱۹۹۷ء)۔اس وقت اس مرض کو نمونیا کی ایک بدترین صورت قرار دیا گیا تھا۔ بعد ازاں امریکہ کے مرکز تدارک امراض نے طبیبوں کو متنبہ کیا تھا کہ یہ وبائی صورت اختیار کر رہا ہے اور اس کا انفیکشن انتقال خون کے لئے استعمال ہونے والی اس مرض سے آلودہ سوئیوں اور غیر محفوظ جنسی سرگرمیوں کے ذریعہ پھیل رہا ہے۔۱۹۸۳ء میں پہلی مرتبہ پاسچر انسٹی ٹیوٹ، پیرس کی لیوک مانٹیگنر لیبارٹری نے اس ہلاکت خیز وائرس کو انسانی خون سے علیحدہ کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی۔

جبکہ نیشنل کینسر انسٹیٹوٹ میری لینڈ میں ڈاکٹر رابرٹ گیلو اوران کے ساتھیوں نے HIV کو پہلی مرتبہ تجربہ گاہ میں کاشت یا افزودہ کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی، جس کے نتیجے میں ضد اجسام تجزیئے (Antibody Test) کی راہ ہموار ہوئی تھی یہ امریکہ کا قومی ادارہ صحت تھا جس نے ایچ آئی وی اور ایڈز پر بنیادی تحقیق کے لئے فنڈ فراہم کیا تھا، بعد ازاں ۲ دوساز کمپنیوں نے اینٹی ایچ آئی وی ادویات کی تیاری کا کام شروع کیا ان تحقیقات (Anti. HIV) سے قطع نظر ڈاکٹر ڈیوڈ ہو کی تحقیق بھی اپنی جگہ اہمیت کی حامل ہے انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر سائنس دانوں کا ایڈز کے بارے میں نقطہ نظر تبدیل کر کے رکھ دیا۔

انہوں نے ۸۰ کے عشرے کے درمیان وائرولوجی کے شعبے میں کام شروع کیا تھا اور یہ معلوم کیا تھا کہ ایچ آئی وی کس طرح حملہ آور ہوتا ہے۔ ۱۹۹۴ء...... ۱۹۹۶ء کے دوران ڈاکٹر ہو اوران کے ساتھیوں نے ثابت کر دیا کہ ایچ آئی وی کے بارے میں اکثر سائنس دانوں کا قائم کردہ یہ نظریہ ساتھیوں نے ثابت کر دیا کہ ایچ آئی وی کے بارے میں اکثر سائنس دانوں کا قائم کردہ یہ نظریہ غلط ہے کہ یہ وائرس جسم میں داخل ہونے کے بعد ایک طویل عرصے تک خوابیدہ رہتا ہے اور پھر ہلاکت خیز تباہی پھیلانے کے لئے متحرک ہوجاتا ہے۔انہوں نے یہ واضح کیا کہ پہلے ہی دن سے وائرس اور انسانی جسم کے دفاعی نظام میں جنگ چھڑ جاتی ہے۔(روزنامہ جنگ مڈویک میگزین، ۸ جنوری ۱۹۹۷ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایچ آئی وی انسان کے مدافعتی نظام کو کمزور کرنے والا وائرس یا جرثومہ ہے Human Virus کا Immuno deficiencyیعنی انسانی جسم کے مدافعتی نظام کو کمزور کرنے والا جرثومہ (وائرس) ایچ آئی وی کے انسانی جسم پر خاص اثرات مرتب ہوتے ہیں اور یہ وائرس انسان میں مختلف بیماریوں کے لئے موجود مدافعتی نظام کو کمزور کردیتا ہے جو آٹھ سے دس سال گزرنے کے بعد تک ایڈز کی بیماری کا سبب بن سکتا ہے۔

ایڈز Acquired Immune Deficiency Syndrom کا مخفف ہے جس کے معنی A سے (Acquired) یعنی جو پہلے سے موجود نہیں ہوتا بلکہ جو داخل ہوتا ہے یعنی HIV وائرس جس سے ایڈز کا مرض ہوتا ہے اور جو ہمیشہ ایک سے دوسرے شخص کو لگتا ہے اسے Immune یعنی مدافعت، خصوصاً انسانی جسم میں مختلف بیماریوں سے مدافعتی قوت جو جسم میں موجود ہوتی ہے D سے (Deficiency) کمی یا کمزوری۔ اس وائرس کے سبب بیماریوں کے خلاف انسان کی قوت مدافعت کمزور ہوجاتی ہے۔ S سے (Syndrome) یعنی ایسی علامت کا ہونا جو ایک ہی وقت میں کئی جراثیم کی وجہ سے ہو۔

جب ایڈز کا مرض لاحق ہوتا ہے تو مریض میں اس بیماری کی مختلف علامات پیدا ہوتی ہے مثلاً اسہال (دست) ٹی بی جن کی اصل وجہ HIV وائرس ہوسکتے ہیں مثال کے طور پر اگر خاص قسم کے بیکیڑ یا سے بار بار نمونیہ ہو رہا ہو تو اس کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں کہ وہ ایڈز کی وجہ سے ہو۔ اس میں مشترکہ چیز یہ ہے کہ ایڈز کے مریض کو جو بیماری ہورہی ہے وہ بار بار کھانسی اور زکام میں مبتلا ہورہا ہو تو وہ ایڈز کا مریض ہے۔ اس کے لئے HIV کا خصوصی ٹیسٹ کرالینا چاہیے تاکہ اصل بیماری کا پتہ لگایا جاسکے۔

ایڈز کی بیماری کا سبب بننے والا یہ HIV وائرس چند منفرد خصوصیات کا حامل ہے۔ ہر بیماری اور اس کا سبب بننے والا جرثومہ خواہ وہ وائرس ہو یا بیکیٹر یا ہر ایک کی اپنی مخصوص و منفرد خصوصیت ہوتی ہے اسی اعتبار سے ایڈز کی بیماری کا شکار براہِ راست تعلق کے ذریعے لاحق ہونے والی بیماریوں میں کیا جاتا ہے اس بیماری کا وائرس انسانی خون میں موجود قدرتی مدافعتی خلیوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور بتدریج اس قدرتی دفاعی نظام کو ناکارہ کردیتا ہے۔ جس سے متاثرہ فرد میں دیگر بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت ختم ہوتی جاتی ہے اور بالآخر مختلف عفونتی بیماریوں کا شکار ہو کر وہ دارفانی سے کوچ کرجاتا ہے۔

جبکہ اگر ایڈز کا مرض لاحق نہ ہو تو دیگر بیماریوں کے حملے کی صورت میں جسم میں قدرتی قوت مدافعت پیدا ہوجاتی ہے اور انسان اس بیماری کے خلاف اپنی آئندہ زندگی میں قدرتی تحفظ حاصل کرلیتا ہے، کیونکہ بیماری کے نتیجے میں پیدا ہونے والی ضد اجسام (Anti-Bodies) آئندہ زندگی میں اس بیماری کے دوبارہ حملے کی صورت میں مرض کے خلاف نبردآزما ہوجاتی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایڈز کی بیماری میں وائرس کے حملے کے بعد اینٹی بایوٹک بنتی تو ضرور ہیں مگر بیماری کے حملے کی شدت میں کمی کا باعث ہرگز نہیں بنتیں ہیں اور ان کی اہمیت محض اس بیماری کی تشخیص تک محدود رہتی ہے۔ایک عام فرد کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ جراثیم کے حملے سے لیکر بیماری کی علامات کے ظہور پذیر ہونے تک کے دورانیئے میں جسے طبی اصطلاح میں Incubation Period کہا جاتا ہے اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔ایڈز کی بیماری میں HIV وائرس کسی صحت مند فرد میں رسائی حاصل کر لینے سے لیکر بیماری کی بھرپور علامات کے ظاہر ہونے تک کا عرصہ دیگر بیماریوں کی بہ نسبت بے حد طویل ہوتا ہے جو کہ عموماً ۵ سال تک ہوتا ہے۔

بعض حالتوں میں ۱۰ سال یا اس سے بھی زائد عرصہ ہوسکتا ہے۔غریب ممالک میں یہ دورانیہ نہایت کم اور حیرت انگیز طور پر ایک سال پر محیط ہوسکتا ہے۔اس دوران انفیکشن کا شکار ہونے والا فرد بظاہر صحت مند و تندرست رہتا ہے اور اپنے روزمرہ کے تمام تر امور زندگی معمول کے مطابق ادا کرتا رہتا ہے اور کوئی دوسرا شخص شبہ بھی نہیں کر سکتا کہ اس کے جسم میں ایڈز وائرس پنپ رہا ہے۔چنانچہ اس بیماری کا شکار فرد کسی دوسرے یا دیگر بہت سے افراد میں منتقلی کے لئے یہی عرصہ سب سے خطرناک ہوتا ہے کہ جس میں نہ تو بذات خود مریض کو علم ہوتا ہے کہ وہ اس خطرناک بیماری کا شکار ہے اور نہ اس سے قربت کے حامل افراد اس حقیقت سے آشنا ہو پاتے ہیں وہ ایڈز کا مریض ہے نتیجتاً بالخصوص غیر محفوظ جنسی تعلقات اس بیماری کے وسیع تر فروغ کا باعث بنتے رہتے ہیں۔

ایڈز کی بیماری کے پھیلاؤ کے اسباب میں سرفہرست غیر محفوظ جنسی تعلقات ہیں۔اس کو سب سے بڑا بنیادی سبب قرار دیا جاتا ہے۔ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں یہ بیماری ۹۲ فیصد سے زائد مختلف نوعیت کے جنسی تعلقات کی وجہ سے ہی ایک سے دوسرے صحت مند فرد میں منتقلی کا سبب بنتی ہے (مڈویک میگزین، فروری ۱۹۹۸ء) یوں تو ایڈز وائرس انسانی جسم کی دیگر رطوبتوں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن مخصوص جنسی اعضاء میں موجود قدرتی رطوبتوں، خون اور مادیہ منویہ کے ذریعہ اس کی دوسرے افراد میں منتقلی کی صلاحیت اور شدت حد درجہ زیادہ ہوتی ہے۔پیوستہ جنسی تعلقات واختلاط، خواہ جنسی مخالف کے مابین ہو یا ہم جنس پرستی پیشہ ور جسم فروش عورتیں یا مرد دنیا بھر میں اس بیماری کے پھیلاؤ کا سب سے بڑا سبب ہیں۔اس وائرس کا شکار ایک جسم فروش مرد یا عورت سینکڑوں افراد کو متاثر کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایڈز کی درجہ بندی بنیادی طور پر ایک جنسی بیماری کے طور پر کی جاتی ہے۔پہلے سے موجود کسی دیگر جنسی بیماری کا شکار افراد میں ایڈز کی بیماری لاحق ہونے کے امکانات ۳۰۰ فیصد بڑھ جاتی ہیں۔عام متعدی جنسی بیماریوں مثلاً آتشک، سوزاک وغیرہ میں مبتلا افراد میں جنسی اعضاء پہلے سے سوزش زدہ ہوتے ہیں جو ایڈز وائرس کے سرائیت کرنے کے عمل میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایڈز کی منتقلی کا دوسرا بڑا سبب کسی مریض کو ایچ آئی وی سے متاثرہ خون دینے سے ہوتا ہے۔ مریضوں میں انتقال خون واجزائے خون، خون کی کمی میں مبتلا افراد، خون کی مختلف بیماریوں مثلاً تھیلیسیمیا، ہیموفیلیا، سرطان خون، زچگی، حادثات ودیگر بیماریوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خون کی کمی پورا کرنے کے لئے مریض کو لگایا جانے والا خون مریض کی زندگی بچانے کا پیش خیمہ ہوتا ہے لیکن اگر ممکنہ احتیاط نہ برتی جائے تو ایڈز زدہ کے خون کے ذریعے یہ مرض منتقل ہونے کے قوی امکانات ہوتے ہیں۔

سرنج اور نلکیوں کے ذریعے منشیات لینے اور دینے کے عمل کے دوران سوئی یا ٹیوب کے اندر خون کی ایک چھوٹی سے مقدار رہ جاتی ہے (بعض علاقوں میں کچھ افراد سوئی یا سرنج کے بجائے منشیات کیلئے پلاسٹک یا فائبر کی ٹیوب استعمال کرتے ہیں) اگر فرد کے خون میں ایچ آئی وی ہے تو منشیات کے استعمال کے دوران خصوصاً جب سوئی، سرنج یا ٹیوب کو اچھی طرح صاف نہ کیا گیا تو ایڈز کا مرض دوسرے شخص کو یہ وائرس منتقل کرسکتا ہے۔

اگر طبی معالجے کے لئے استعمال ہونے والی سوئیوں اور سرنجوں کو خصوصی طریقے سے ٹھیک طرح صاف نہ کیا گیا ہو تو ان کے ذریعے بھی ایڈز کا وائرس لگ سکتا ہے۔

ناک اور کان چھدوانے کی سوئیوں کے ذریعے بھی (اگر انہیں استعمال کے بعد اچھی طرح صاف نہ کیا گیا ہو تو) ایچ آئی وی کے جراثیم ایک سے دوسرے فرد کو منتقل ہو سکتے ہیں کیونکہ سوئی کے سرے پر موجود خون کا قطرہ دوسرے فرد کو HIV سے متاثر کرسکتا ہے۔ اس طرح حجام سے شیو کرانے، دندان کے آلات اور سرجری وغیرہ کے دوران بھی HIV کے منتقل ہونے کے امکانات بہت واضح ہوتے ہیں۔

متاثرہ ماں اپنے بچے کو ایچ آئی وی منتقل کرسکتی ہے اور بچہ یہ جراثیم پیدائش سے پہلے یا پیدائش کے وقت حاصل کرسکتا ہے۔ اگر حاملہ عورت ایڈز سے متاثر ہے تو اس کا بچہ اس وائرس سے بچہ دانی میں ہی متاثر ہوسکتا ہے۔ بچہ یہ جراثیم بوقت پیدائش بھی حاصل کرسکتا ہے حمل کے دوران HIV وائرس منتقل ہونے کا خطرہ ۵۰ فیصد ہوتا ہے جبکہ زچگی کے دوران متاثرہ ماں سے بچے کو HIV وائرس منتقل ہونے کا خطرہ ۹۰ فیصد ہو جاتا ہے۔

اس وائرس کی ایک اور خطرناک بات یہ ہے کہ وائرس کے جسم میں داخل ہونے کچھ مہینے بعد تک ایچ آئی وی وائرس کا ٹیسٹ کے ذریعے سے بھی پتہ نہیں چلایا جاسکتا۔ اس عرصے میں اگر ٹیسٹ منفی آجائے تو یہ ضروری نہیں کہ HIV خون میں موجود نہ ہو بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مدافعتی نظام میں ضد جسمی (Antibody) عرصہ ٦ ماہ کے بعد کام شروع کرتے ہیں، اس لئے وائرس کے دخول کے چھ ماہ بعد ہی ٹیسٹ کا صحیح نتیجہ برآمد ہوسکتا ہے۔

ایڈز کے متاثرہ فرد سے ہاتھ ملانے، گلے ملنے، چھونے، پیار کرنے، اس کی دیکھ بھال کرنے، کھانے پینے کے مشترکہ برتن استعمال کرنے مشترکہ بستر، کپڑے اور غسل خانہ استعمال کرنے سے ایچ آئی وی وائرس نہیں پھیلتا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مچھر اور کھٹمل کے کاٹنے سے بھی وائرس نہیں پھیلتا مگر اس کے ممکنہ امکانات کم سے کم موجود ہیں چنانچہ اس سلسلے میں احتیاط برتنی چاہیے۔

کسی بھی شخص کو دیکھ کر یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کہ یہ ایچ آئی وی کا مریض ہے وائرس پھیلانے کا سبب بن سکتا ہے۔اس لیے ہر فرد کو ایچ آئی وی وائرس کے لئے مشکوک ہوسکتا ہے چنانچہ ہر فرد کا HIV وائرس سے بچنے کے لئے انتہائی محتاط اور چوکس ہونا بے حد ضروری ہے۔

جہاں تک غیر محفوظ جنسی فعل کے دوران ایڈز کی منتقلی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں بے راہ روی اور فحاشی کو روکنے کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کو مکمل معلومات کی فراہمی کے ذریعے اعتماد پیدا کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ اس میں محفوظ جنسی تعلقات کے بارے میں گفتگو کرسکیں۔اس طرح وہ اپنی جنسی زندگی کے اچھے اور بُرے اثرات کی ذمہ داری خود طے کرسکتے ہیں۔

مخلوط جنسی عمل پیار کرنا، گلے لگانا، چھونا ہیں۔عضو تناسل کے ذریعے جنسی عمل کے تعلقات چونکہ HIV وائرس کے ایک سے دوسرے شخص میں پھیلاؤ کا سبب بنتا ہے لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔عضو تناسل یا فرج سے رطوبتوں کا غیر معمولی اخراج، خارش یا اگر کوئی جنسی بیماری ہو تو اس کا فوری علاج کروانا چاہیے کیونکہ ایسی صورت میں اس وائرس کے منتقل ہونے کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔جنسی تعلق کے دوران کنڈوم یا غلاف قصنیب کا استعمال کرنا چاہیے اگر ہر مرتبہ جنسی تعلق قائم کرتے وقت کنڈوم کا استعمال کیا جائے تو HIV وائرس اور دیگر جنسی بیماریوں کے پھیلاؤ کا خطرہ بہت کم ہو جاتا ہے۔نشہ آور اشیاء مثلاً شراب، چرس، افیون وغیرہ کا استعمال انسان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفقود کردیتا ہے اور ایسی صورت میں انسان خلاف عادت غیر محتاط کام کرسکتا ہے مثلاً غیر محفوظ جنسی تعلق وغیرہ چنانچہ ان اشیاء سے اجتناب کرنا چاہیے۔

سوئیوں سرنجوں اور جراحتی آلات کو استعمال کے بعد اچھی طرح کیمیائی دواؤں سے دھوکر یا انتہائی حرارت کے ذریعہ جراثیم سے پاک کرنا چاہیے اور حتیٰ الامکان کوشش کرنی چاہیے کہ استعمال شدہ سرنج کو دوبارہ استعمال نہ کیا جائے اور اسے اچھی طرح کچل کر ضائع کردیا جائے تاکہ وہ دوبارہ استعمال کے قابل نہ رہے۔

غیر تربیت یافتہ افراد سے ٹیکہ نہیں لگوانا چاہیے بلا ضرورت ٹیکہ لگوانے پر اصرار نہیں کرنا چاہیے دیگر افراد کے خون سے بچنا چاہیے۔ابتدائی طبی امداد دیتے ہوئے اپنے ہاتھ پر موجود زخم اور خراش فوراً پٹی کرنی چاہیے اور اس کے بعد اچھی طرح ہاتھ دھونے چاہئیں انتقال خون کم سے کم ہونا چاہیے۔ڈاکٹروں کی کوشش ہے کہ خون صرف اسی وقت دیا جائے جب انتہائی ضروری ہو ملیریا ایک عام مرض ہے جس میں کبھی کبھی خون چڑھانے کی ضرورت پڑسکتی ہے۔لیکن اس سے اجتناب کی حتیٰ الامکان کوشش کرنی چاہیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس بیماری کے بارے میں تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ ایڈز میں وہی لوگ مبتلا ہوتے ہیں جو معاشرتی برائیوں میں پڑے ہوئے ہوں کیونکہ یہ بیماری زیادہ تر بدکردار بے راہ روی افراد کو ہی ہوسکتی ہے۔ یہ تاثر قدرے غلط ہے کیونکہ ایڈز کے بارے میں تفصیلی معلومات آگاہ ہونے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے بہت سے ممکنہ اسباب بھی ہو سکتے ہیں کہ جس میں بیماری کا شکار ہونے والا بالکل بے خبر اور معصوم ہوتا ہے مثلاً ایڈز زدہ ماں سے پیدا ہونے والا بچہ یا انتقال خون کے ذریعے HIV وائرس حاصل کرنے والا۔

ایسی صورت میں کسی فرد سے محض اس بنیاد پر کہ وہ ایڈز کا مریض ہے امتیازی رویہ رکھنا اور اسے بدکردار سمجھتے ہوئے اس کی شخصیت و کردار پر نکتہ چینی کرنا ایک منفی رویہ ہے اس کے علاوہ ایڈز کے مریض کو حقیر جاننا، اسے الگ تھلگ رکھنا اور اسے چھوت سمجھنا ایک غلط امر ہے جس کے باعث بعض اوقات اسے تمام انسانی حقوق بھی مہیا نہیں کئے جاتے اور اکثر اوقات خاندان کے افراد محض اس بناء پر مریض کا علاج نہیں کرواتے کہ یہ ایک لا علاج مرض ہے یا اس کا علاج مہنگا ہے۔ یہ تصورات اور رویئے منفی نقطہ نگاہ کی عکاسی کرتے ہیں اس ضمن میں ہمیں چاہیے کہ بحیثیت فرد انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی لوگوں کے درمیان ایڈز کے بارے میں آگاہی پھیلانے کے لئے اقدامات کریں اور ان سراسر منفی رویوں کے بجائے مثبت اور صحت افزاء رویوں کا تعین کریں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مصادر

(۱) ''ایڈز کے خلاف جنگ جیت لی گئی'' ترجمہ افوان احمد طارق، جنوری ۱۹۹۷ء مڈ ویک میگزین، روز نامہ جنگ، کراچی۔

(۲) ''ایڈز کا خوف ناک عفریت'' عامر اسحاق سہروردی، ۲۱ جنوری ۱۹۹۸ء مڈ ویک میگزین روز نامہ، جنگ، کراچی۔

(۳) ''ایڈز سے کس طرح بچایا جا سکتا ہے''؟ صبیح الدین صدیقی، فروری ۱۹۹۸ء مڈ ویک میگزین، روز نامہ جنگ، کراچی۔

(۴) ''ہیلتھ ایکشن اسکولز پراجیکٹ ۲۰۰۰ء صحت کی باتیں بچوں کے ساتھ کام کے لئے سرگرمیاں چلڈرن یو کے آغا خان یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈوویلپمنٹ چائلڈ ٹو چائلڈ ٹرسٹ، کراچی۔

(۵) راستی، آس ایڈز اور پرفیس سروسز، اکتوبر ۱۹۹۹ء ایچ آئی وی ایڈز اور ہماری صحت غیر سرکاری تنظیموں، قومی ادارہ صحت یونی سیف یو این ایڈز۔

(۶) Increase Awarness on Human Schot Aur HIV AIDS Training workshop on Dated 3rd Sep. 2000, Organized by Asr RAsti and Raht Gad

© rasailojaraid.com